ماہنامہ اخبارِ احمدیہ مغربی جرمنی

اللہ سے محبت
کے نتیجہ میں اپنے آپ
کو خدمتِ دین اور
خدمتِ خلق کیلئے
پیش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے پُر معارف خطبہ جمعہ اور دعا کے ساتھ
جلسہ سالانہ مغربی جرمنی کا افتتاح فرمایا

ماهنامہ
اخبارِ
احمدیہ
مغربی جرمنی
رمضان/شوال ۱۴۰۷ھ
ہجرت/احسان ۱۳۶۶ ہش
مئی/جون ۱۹۸۷ء
نگران:- عبداللہ واگس ہاؤزر
مدیر:- مغفور احمد
کتابت:- نصر اللہ ناصر

# سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دختر کرام

# حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی رحلت

## اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

پچھلے دنوں پاکستان سے یہ افسوس ناک خبر آئی کہ مؤرخہ 6 مئی بروز بدھ بوقت تین بجے بعد دوپہر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ اس جہانِ فانی سے رحلت فرما کر اپنے رب کے حضور حاضر ہوگئیں۔ اِنا للہ واِنا الیہ راجعون

کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

حضرت سیدہ نور اللہ مرقدہا حضرت نواب عبداللہ خانصاحب رض ابن حضرت نواب محمد علی خانصاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رئیس مالیر کوٹلہ کی اہلیہ تھیں۔

آپ کی ولادت 25 جون 1904ء کو ہوئی۔ 1962ء میں سرزمین مغربی جرمنی کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ حضرت سیدہ صاحبہ (جب مسجد زیورک سوئٹزرلینڈ کے سنگ بنیاد کے سلسلہ میں تشریف لے جا رہی تھیں) 19، اگست تا 22، اگست ہمبرگ مشن میں قیام فرما رہیں۔

اس صدمہ کے موقعہ پر ادارہ "اخبار احمدیہ" اپنے پیارے امام حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں اور احبابِ جماعت کی خدمت میں —— دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سیدہ مرحومہ کو اعلےٰ علیین میں اپنے خاص قرب کا مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

Herausgeber: Abdullah Wagishauser
Redakteur: Maghfoor Ahmad

### ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرتِ اقدس بانیٔ سلسلۂ عالیہ احمدیہ

# خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں اُن کی جگہ درندگی ہو

## مجھے افسوس ہے کہ جماعت کا ایک حصہ ابھی تک اِن اخلاق میں کمزور ہے۔

اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاقِ حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بے جا غصّہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو مَیں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصّہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصّہ نہیں ہوتا اور مَیں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چُپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہیئے کہ ابتداء میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عُمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اُس کے لئے دردِ دِل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔ جیسے دُنیا کے قانون ہیں۔ ویسے خدا کا بھی قانون ہے۔ جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔ پس جب تک تبدیلی نہ ہوگی تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حِلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں اُن کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم اِن صفاتِ حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے لیکن مجھے افسوس ہے کہ جماعت کا ایک حصّہ ابھی تک ان اخلاق میں کمزور ہے۔ ان باتوں سے صرف شماتتِ اعداء ہی نہیں ہے بلکہ ایسے لوگ خود بھی قُرب کے میدان سے گرائے جاتے ہیں۔ (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۷ و ۱۲۸)

## خوش اخلاقی ایک جوہر ہے۔

بد اخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ھِیَ اَحۡسَنُ اب خیال کرو کہ یہ ہدایت کیا تعلیم دیتی ہے؟ اس ہدایت میں اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر مخالف گالی بھی دے تو اس کا جواب گالی سے نہ دیا جائے بلکہ اِس پر صبر کیا جائے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مخالف تمہاری فضیلت کا قائل ہو کر خود ہی نادم اور شرمندہ ہوگا اور یہ سزا اس سزا سے بہت بڑھکر ہوگی جو انتقامی طور پر تم اُسکو دے سکتے ہو۔ یوں تو ایک ذرا سا آدمی اقدام قتل تک نوبت پہنچا سکتا ہے۔ لیکن انسانیت کا تقاضہ اور تقویٰ کا منشاء یہ نہیں ہے۔ خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے کہ موذی سے موذی انسان پر بھی اسکا اثر پڑتا ہے۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۸۱)

# حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا دلکش تبلیغی انداز

قسط دوم

ایک پادری سے گفتگو کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں :-

"مَیں نے اس سے کہا پادری صاحب ! آپ یہ بتائیں کہ ٹھنڈے پانی اور گرم پانی کو اگر آپس میں ملائیں تو کیا ہوگا۔ وہ کہنے لگا پانی سمو یا جائے گا۔ کچھ گرم پانی کی گرمی کم ہو جائے گی۔ اور کچھ سرد پانی کی سردی کم ہو جائے گی۔ ایک درمیانی سی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔ مَیں نے کہا۔ اب یہ بتایئے شیطان پہلے آدم کے پاس گیا تھا۔ یا حوّا کے پاس ؟ کہنے لگا حوّا کے پاس۔ مَیں نے کہا شیطان کا مقصود کیا تھا۔ کیا حوّا کو بگاڑنا مقصود تھا یا آدمؑ کو بگاڑنا مقصود تھا ؟ کہنے لگا شیطان کا مقصود تو آدم کو بگاڑنا تھا۔ مَیں نے کہا۔ جب آدم مقصود تھا تو وہ براہِ راست آدم کے پاس کیوں نہیں گیا۔ راستے میں چکر کاٹنے کی اُسے کیا ضرورت تھی۔ اُس نے کہا وہ براہ راست آدم کے پاس اس لئے نہیں گیا۔ کہ اس نے سمجھا حوّا کمزور ہے۔ اور میں اُسے آسانی سے ورغلا لوں گا اس کے بعد آدم کو یہ حوّا خود بخود ورغلا لے گی۔ میری ضرورت نہیں رہے گی۔ مَیں نے کہا۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ حوّا آدم سے کمزور تھی۔ کہنے لگا ہاں۔ مَیں نے کہا۔ جب حوّا آدم سے کمزور تھی اور گناہ کا ارتکاب پہلے اُسی نے کیا۔ اور اُسی نے آدم کو ورغلایا تو وہ وجود جو صرف حوّا سے پیدا ہوا وہ بے گناہ کس طرح ہو گیا ؟ مَیں نے کہا آپ گرم اور ٹھنڈے کی مثال کو مدّ نظر رکھتے ہوئے یوں سمجھ لیں کہ آدم کی مثال ٹھنڈے پانی کی سی تھی اور حوّا کی مثال گرم پانی کی سی تھی۔ ان دونوں کے ملنے سے جو اولاد پیدا ہوئی۔ وہ لازماً اتنی گنہگار نہیں ہو سکتی جتنی وہ اولاد گنہگار ہو سکتی ہے جو صرف حوّا سے پیدا ہوئی ہے۔

پس مسیحؑ جو حوّا سے پیدا ہوا وہ دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ گنہگار تھا۔ کہنے لگا۔ کیا مٹی میں سونا نہیں نکلتا ؟ مَیں نے کہا ہمارا اور آپ کا سارا جھگڑا ہی یہی ہے۔ اگر مٹی میں سے سونا نکل سکتا ہے۔ تو پھر آدمؑ آپ بے شک گنہگار کہیں مگر ساتھ ہی یہ بھی مانیں کہ اس کی اولاد نیک ہو سکتی ہے ضروری نہیں کہ وہ گنہگار ہی ہو۔ اب جو مَیں نے اس طرح پکڑا تو کہنے لگا۔ مٹی میں سے سونا نہیں نکلتا۔ سونے میں سے سونا نکلتا ہے۔ آدم چونکہ گنہگار تھا اس لئے اس کی اولاد بھی ضرور گنہگار ہوگی وہ نیک نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ سونے میں سے سونا نکلتا ہے مَیں نے کہا تو پھر حوّا کا بیٹا دوسروں سے زیادہ گنہگار ماننا پڑے گا۔ کیونکہ حوّا آدم سے زیادہ گنہگار تھی۔ اُس نے نہ صرف خود درخت کا پھل کھایا۔ بلکہ آدم کو بھی کھلایا اور اس طرح وہ دوہری گنہگار بنی۔ اس پر وہ پھر جھنجھلا کر کہنے لگا۔ مٹی کی کان میں سے سونا نہیں نکلتا۔ کان مٹی کی ہوتی ہے۔ مگر اندر سے سونا نکل آتا ہے۔ مَیں نے کہا۔ تو پھر آدم کے متعلق بھی یہی نظریہ تسلیم کریں کہ گو وہ گنہگار تھا۔ مگر اس کی اولاد میں سے ایسے لوگ بھی پیدا ہو سکتے ہیں جو نیک ہوں اور ہر قسم کے عیوب سے پاک ہوں۔

## مدّعی نبوّت کے بارے میں ایک اعتراض کی وضاحت

سیّد احمد نور صاحب کابلی جو اب (۱۹۵۶ء) سے پہلے فوت ہو چکے ہیں۔ نبوّت کا دعویٰ کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک دوست ان کے پاس گئے تو واپس آکر مجھے کہنے لگے کہ اُن کی اور باتوں کا جواب تو مجھے آگیا ہے لیکن ایک دلیل کو مَیں ردّ نہیں کر سکا۔ اور وہ یہ کہ اُنہوں نے کہا تم لوگ مجھے پاگل کہتے ہو حالانکہ قرآن شریف میں یہ لکھا ہے کہ جتنے نبی اور رسول آئے سب کو لوگ پاگل کہا کرتے تھے۔ پس تمہارا مجھے پاگل کہنا میری صداقت کی دلیل ہے۔ میرے جھوٹے ہونے کی دلیل نہیں مَیں نے اُن سے کہا کہ یہ تو بالکل سیدھی بات تھی۔ نبی کو اُس کے دعویٰ کے بعد محض اُس کے دعوے کی وجہ سے لوگ پاگل کہتے ہیں۔ لیکن سیّد احمد نور صاحب سے کہیئے کہ آپ نے تو ابھی دعویٰ بھی نہیں کیا تھا کہ ہم آپ کو رسیّوں سے باندھا کرتے تھے۔ پس ایک پاگل کا اپنے آپ کو نبی کہنا اور چیز ہے۔ اور نبی کو لوگوں کا پاگل کہنا بالکل اور چیز ہے۔ اگر تو نبوّت کے دعویٰ کے بعد لوگ اُنہیں پاگل کہنے لگ جاتے۔ پہلے وہ دماغی لحاظ سے بالکل ٹھیک ہوتے تو کچھ دلیل بھی تھی لیکن انہیں تو دعویٰ سے پہلے ہی کئی دفعہ جنون کی وجہ

(باقی صفحہ ۹ پر دیکھیں)

# چاہیئے کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد محبتِ الٰہی کا تقویٰ اپنے اندر پیدا کرے

## اللہ سے محبت کے نتیجہ میں اپنے آپ کو خدمتِ دین اور خدمتِ خلق کیلئے پیش کریں اور کوشش کریں کہ جوبلی کے جشن سے پہلے کم از کم ایک ہزار جرمن احمدی کا تحفہ اپنے رب کے حضور پیش کریں

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالٰی بنصرہ العزیز

مورخہ ۱۷ اپریل ۸۷ء بمقام ناصر باغ فرنکفرٹ مغربی جرمنی

(مرتبہ: مکرم پروفیسر چوہدری حمید احمد صاحب)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

گزشتہ چند خطبات میں مَیں تقویٰ کیطرف جماعت کو توجہ دلاتا رہا ہوں اور یہ سلسلہ ابھی آگے بڑھانے کا پروگرام ہے آج بھی اسی موضوع سے متعلق میں چند باتیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ کچھ ہو سکتا ہے پہلے بھی بیان کر چکا ہوں لیکن بطورِ خاص آج کے اجتماع میں مَیں سمجھتا ہوں کہ تقویٰ کے دو ایک پہلو ایسے ہیں جن کا یہاں بیان کرنا بہت ضروری ہے۔ مَیں اس سے پہلے بتا چکا ہوں کہ تقویٰ ایسے خوف کو نہیں کہتے جیسے کہ کسی جنگلی جانور سے یا وحشی ہونے سے ہوتا ہے۔ تقویٰ کا ترجمہ اللہ کا خوف یا اللہ کا ڈر اختیار کرو۔ یہ ایک زبان کی مجبوری ہے ورنہ حقیقت میں ڈر اور خوف تقویٰ کے مضمون کو ہرگز بیان نہیں کر سکتے۔ وجہ یہ ہے کہ ڈر کے نتیجہ میں تو انسان دور بھاگتا ہے جس چیز سے خوف ہو اس سے ہٹتا ہے اور بچتا ہے اور اللہ سے تعلق میں تو خدا تعالٰے تقویٰ کے ذریعہ بندے کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جتنا تقویٰ کا معیار بڑھتا چلا جاتا ہے اتنا ہی انسان اپنے آپ کو خدا کی گود میں محسوس کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

ابتداء سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا مَیں مثلِ طفلِ شیر خوار

کہ اے میرے آقا مجھے تو جب سے ہوش آئی ہے میں نے اپنے آپ کو تیرے ہی سایۂ رحمت تلے پایا ہے۔ عمر گذرتی گئی مگر مَیں نے ہمیشہ اپنے آپ کو تیری گود میں اس طرح محسوس کیا جیسے ایک دودھ پیتا بچہ اپنی ماں کی گود میں ہوتا ہے۔ دودھ پیتے بچے کو تو ہر دوسری چیز سے خوف ہوتا ہے سوائے ماں کی گود کے۔ بلکہ اس کے خوف کا احساس ہی ماں کی گود سے علیحدگی کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے اور اس کے لئے سوائے ماں کی گود کے کوئی اور امن کی جگہ ہی نہیں۔ پس تقویٰ کا یہ معنی کرنا کہ خدا کا خوف اختیار کرو ان معنوں میں جن معنوں میں لفظ خوف کو ہم سمجھتے ہیں تقویٰ سے بہت ہی زیادتی ہوگی کیونکہ اس کا مفہوم اسکے بالکل برعکس ہے۔ خوف ان معنوں میں کہ اس خوف میں ہمیشہ مبتلا رہو کہ خدا سے دور نہ چلے جاؤ۔ کیونکہ خدا سے دوری کا خوف جو اس سے ڈرتے رہنا۔ یہ ہے تقویٰ کی اصل تعریف۔ تقویٰ دو مرکزی فطرت کے سرچشموں سے پھوٹتا ہے۔ ایک محبت سے۔ ایک خوف سے۔ میں آئندہ آپ کو بتاؤں گا کہ وہ کونسا خوف ہے جس میں تقویٰ کی جڑیں پیوستہ ہوتی ہیں۔ لیکن بنیادی طور پر

### سب سے اعلٰے تقویٰ خالصتاً محبت میں اپنی جڑیں رکھتا ہے

اور محبتِ الٰہی سے پیدا ہوتا ہے۔ پس قرآن کریم نے جب فرمایا کہ اِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی کہ سفر کا خرچ سب سے اچھا تقویٰ ہے تو اوّلین معنے اس

آیت کے یہ ہیں کہ جہاں کا بھی سفر تم اختیار کرو۔ خدا کی محبت لیکر چلو خدا کی محبت اگر تمہارے ساتھ رہی تو کبھی روحانی طور پر ضعف کا احساس پیدا نہیں ہوگا۔ یہ غذا لیکر چلوگے تو تقویت کے سامان تمہارے ساتھ ساتھ چلیں گے۔

فرمایا۔ احمدی نوجوان جنہوں نے جرمنی کا یا دیگر ممالک کا سفر اختیار کیا۔ ان کے سفر کی بناء مختلف تھی۔ مختلف ہے اور ہمیشہ مختلف رہے گی۔ کیونکہ ہر انسان بعینہٖ ایک وجہ سے سفر نہیں کرتا۔ کچھ ایسے بھی ہیں جن کو جذباتی طور پر شدید تکلیف پہنچی ایک ایسے ملک میں بستے ہوئے جہاں ان کے بنیادی حقوق پر پہرے بٹھا دیئے گئے۔ ہر قسم کے مذہبی حقوق ان کے تلف کر لئے گئے ان کے بزرگوں کو جن سے وہ محبت کرتے تھے ان کو مسلسل گالیاں دی گئیں اور اب بھی دی جاتی ہیں۔ ادھر سے ان کو زبان کھولنے کی بھی اجازت نہیں۔

نوجوان بسا اوقات اس صورتحال کے نتیجہ میں یا تو اپنا ضبط کھو بیٹھتے ہیں۔ اور کچھ ایسی حرکات کر گذرتے ہیں جو ان کیلئے اچھی نہیں اور جماعت کیلئے بھی اچھی نہیں کچھ ایسے لوگ بھی تھے جنہوں نے واقعتاً جسمانی طور پر بھی تکلیفیں اُٹھائیں قید و بند کی صعوبتیں دیکھیں۔ گالیاں کھائیں، پتھر کھائے، گلیوں میں گھسیٹے گئے۔ ان لوگوں کو روحانی اذیت بھی پہنچی اور جسمانی بھی۔ ایک طبقہ وہ بھی ہوگا اگرچہ مَیں امید رکھتا ہوں کہ بہت ہی تھوڑا ہوگا جنہوں نے محض اس صورتحال سے فائدہ اُٹھانا چاہا ہوگا اور صرف مالی حالت بہتر بنانے کیلئے یہ سفر اختیار کیا ہوگا۔ جذبہ تو یہ بھی نیک ہے مگر اس نیکی میں ایک خرابی کا عنصر بھی شامل ہے۔ کیونکہ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ اُنہوں نے محض اس وجہ سے ہجرت کی کہ وہاں ان کی زندگی جماعت احمدیہ کے افراد ہونے کی وجہ سے اجیرن ہو گئی تھی تو وہ یہ بات درست نہیں کہتے۔

اس قسم کی ہجرت کرنیوالوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو وہاں تقویٰ کے اعلیٰ نسبتاً اعلیٰ مقام پر فائز تھے مگر کچھ ایسے بھی ہیں جو جماعتی نکتہ نگاہ سے اچھی زندگی نہیں گزار رہے تھے۔ ایسے لوگ کئی گندی عادتیں بھی ساتھ لیکر آئے۔ اس طرح پر کئی قسم کے لوگ یہاں اکٹھے ہو گئے۔ نیت کے لحاظ سے بھی اور عملی لحاظ سے بھی۔ لیکن جرمنی میں پہنچنے کے بعد ایک غیر آپ کو ایک عمومی نظر سے دیکھتا ہے تو اس کو اس پس منظر کی تفریق کا علم نہیں۔ اس لئے عمومی طور پر جب وہ آپ کا جائزہ لیتا ہے تو وہ آپ کو جماعت کا نمائندہ یا سفیر سمجھتا ہے۔ یہاں آ کر آپ میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے بدقسمتی سے اس سوسائٹی کی برائیوں سے زیادہ حصہ لیا اور اچھائیوں سے کم۔ وہ لوگ تو کمزوریاں لیکر چلے تھے۔ یہاں آ کر اور بھی کمزوریوں کا شکار ہو گئے۔ اور چونکہ داغ زیادہ دکھائی دیتا ہے اور بے داغ حصہ کم تو دیکھنے والا باقی سب کو نظر انداز کر کے انہی کمزور لوگوں پر نظر رکھے گا اور جماعت احمدیہ کے متعلق جو بھی تصور باندھے گا ان کو پیش نظر رکھکر باندھے گا۔ اس لحاظ سے آپ پر بہت ہی زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اور پھر جب آپ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ ھل جزاءُ الاحسانِ الّا الاحسان پر عمل کرتے ہوئے آپ اُن کے احسان کا بدلہ ایسے دیں کہ انہوں نے آپ کو اقتصادی اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالا ہے آپ انکو روحانی اندھیروں سے روشنی کی طرف لائیں تو وہ کمزوری والا پہلو اور بھی نمایاں ہو جاتا ہے ان سب باتوں کا سب سے زیادہ مؤثر حل یہ ہے کہ

## آپ کو محبتِ الٰہی کی تعلیم دوں

اور بتاؤں کے سب بیماریوں کا ایک ہی علاج ہے کہ ہر شخص خواہ کمزوری کی کسی بھی حالت میں ہو فوری طور پر اپنے رب سے محبت اور پیار کا تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ ایک لمحہ آپ کی زندگی کے اندر ایک عظیم روحانی انقلاب پیدا کر سکتا ہے اور وہ لمحہ اس فیصلے کا لمحہ ہے کہ آپ نے اپنے رب سے محبت کرنی ہے۔ اگر یہ لمحہ آپ کو نصیب ہو جائے تو خواہ آپ دنیا و آخرت دونوں لحاظ سے خالی ہاتھ پاکستان سے چلے تھے۔ آپ کو دونوں جہان کی دولتیں نصیب ہو جائیں گی۔ اسی لئے قرآن کریم نے بہت زیادہ محبت کے تقویٰ پر زور دیا ہے۔ اسی لیے حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی اللہ تعالےٰ کے تعلق کو آپ کے دشمنوں نے بھی عشق کے تعلق کے طور پر دیکھا اور کہا عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ کہ محمد صلعم اپنے رب پر عاشق ہو گیا ہے۔ اور جب اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى تو ضال سے مراد بھی یہی ہے آپ عشقِ الٰہی میں سرگرداں تھے اور اسی محبت و عشقِ الٰہی کے نتیجہ میں آپ کو اللہ تعالےٰ کا وصل عطا ہوا۔ تو حقیقت یہ ہے کہ سب سے قوی تربیت کرنے والا عنصر تقویٰ کا عنصر ہے جو محبت الٰہی پر مبنی ہو۔

فرمایا۔ بہت سے لوگ مجھے اپنی مشکلات میں دعاؤں کیلئے خطوط لکھتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان کیلئے دُعا کی توفیق بھی ملتی ہے۔ لیکن بعض دفعہ ایسے خطوط سے تکلیف دہ شکلیں بھی سامنے آتی ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں ہم نے بہت دعائیں کیں مگر نتیجہ کچھ بھی نہیں نکلا۔ ایسے لوگ دُعا کا فلسفہ ہی نہیں سمجھتے اور یہ فلسفہ بھی تقویٰ کے بغیر سمجھ نہیں آ سکتا۔ بعض لوگ

تکلیف کے اس مرحلہ پر دعا کرتے ہیں جب ہر حیلہ بے کار ہو جاتا ہے۔ اور توقع رکھتے ہیں کہ خدا فوراً ان کی آرزو پوری کر دے۔ وہ دراصل اپنے رب کو آزمانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی دُعا ایک چیلنج (CHALLENGE) کا رنگ رکھتی ہے۔ اسی قسم کی دعا فرعون نے اپنے غرق ہونے سے قبل کی۔ یہ ایسے بندے ہوتے ہیں جو محض اپنی ضرورت کے وقت خود غرضی کے نتیجہ میں خدا کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ ان کی سنی بھی جاتی ہے۔ فرعون کی بھی سُنی گئی اِن معنوں میں کہ اسکے جسم کو نجات مل گئی مگر روح کو اللہ تعالےٰ نے قبول نہیں کیا۔ یہ لوگ اللہ کے پیار کے نتیجہ میں اسکے پاس نہیں آتے۔ پس آپ میں جو ضرورت مند ہیں وہ اُن میں سے نہ ہوں جو اس قسم کا تعلق رکھتے ہیں۔ اگر پہلے خدا کو یاد کرنے کی عادت نہیں تھی تو مصیبت نے یاد کرا دیا۔ لیکن پھر اس شرط کے ساتھ یاد کیا کریں کہ ہم حقدار نہیں۔ ہم نے ساری زندگی تجھ سے اعراض کیا ہماری ساری زندگی گناہوں اور غفلتوں کا شکار ہو گئی۔ جو کچھ تو نے دیا تیرا کرم تھا۔ ہم کسی چیز کے حقدار نہیں تھے۔ اب تو ہمیں عطا فرما دے تو تیری عنایت ہے۔ نہ بھی عطا فرما تو کم از کم اپنا تو بنالے۔ آئندہ کی زندگی میں ہمیں یہ اطمینان نصیب کر کہ ہم تیرے ساتھ رہیں اور کبھی تجھ سے بے وفائی کرنے والے نہ ہوں۔ اگر یہ دُعا کریں ایسی مصیبتوں میں مبتلا لوگ تو ان کی اپنی کیفیت بھی بدل جائے گی اور اُن کی دُعا کی کیفیت بھی بدل جائے گی۔ اور وہ اپنے آپ کو ایک نئی زندگی میں پائیں گے۔

پھر دوسری قسم کے لوگ ہیں جو نسبتاً ادنیٰ درجہ کے لیکن ان پہلوؤں کے مقابل پر اعلیٰ مقام پر فائز ہوتے ہیں۔ اگرچہ نہایت اعلیٰ مقام پر تو نہیں۔ وہ چھوٹی موٹی ضرورتوں کے وقت خدا کو یاد کر لیتے ہیں اور ان کے پورا ہونے کے بعد بھول بھی جاتے ہیں۔ وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ محبت کا تعلق دوطرفہ ہوتا ہے۔ جب آپ خدا کو یاد کرتے ہیں اس وقت جب آپ کو خدا کی ضرورت ہوتی ہے تو جب خدا کو آپ کی ضرورت ہوتی ہے اس وقت بھی تو اسے یاد کر لیا کریں۔ خدا کو آپ کی ضرورت کیسے ہوتی ہے

## خدا کے دین کو آپکی ضرورت ہوتی ہے۔ خدا کے بندوں کو آپ کی ضرورت ہوتی ہے۔

اگر آپ اپنی ضرورت کے وقت کسی دوست کو یاد کر لیا کریں اور دوست کی ضرورت کے وقت آپ اسے بھلا دیں تو جانتے ہیں وہ دوست آپ کے متعلق کیا سمجھے گا۔ رفتہ رفتہ اگر تعلق تھا بھی تو گرتے گرتے بے تعلقی اور بعض دفعہ پھر دشمنی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ بھی بندوں سے بندوں والا معاملہ فرماتا ہے۔ ورنہ وہ تو لامحدود ہے۔ ذاتی طور پر اسکے احساسات ہیں یا نہیں یہ سارے راز تو ایسے راز ہیں جو خدا کے سوا یا ان بندوں کے سوا جنہیں وہ راز عطا کرے اور کوئی نہیں جانتا۔ اس لئے خدا کے سمجھنے کیلئے اپنی فطرت کو سمجھنا ضروری ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلعم نے یہ راز ہمیں سکھایا کہ اللہ نے آپ کو خبر دی

۔ کہ بندے کا ظن تو مجھے سما نہیں سکتا۔ میں بندے کا ظن کے مطابق ہو جاتا ہوں۔ یعنی بندہ تو میری وسعتوں کو پہچان نہیں سکتا مَیں اس کی سمجھ کے مطابق اس سے معاملہ کرتا ہوں۔ جیسے باپ محبت کے ساتھ اپنے بچے سے توتلی زبان میں بات کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ بھی پیار کے ساتھ اپنے بندے سے اس کی زبان میں گفتگو کرتا ہے۔ پس اگر آپ اللہ تعالےٰ سے محبت کا سلوک قائم رکھنا چاہتے ہیں تو یہ دوطرفہ ہونا چاہیئے۔ یعنی جب آپ ضرورت کے وقت اس کی مدد کی توقع رکھتے ہیں تو پھر کوشش کریں کہ جب اس کے دین کو آپ کی ضرورت ہوتی ہے اس وقت بھی اس کے حقیقی دوست بن کے دکھائیں۔ خدا کی عظمت کو پہچانیں اور اس سے پیار کا تعلق اس وقت قائم کرنے کی کوشش کریں جب اس کو آپ کی ضرورت ہو۔ وہ پیار کا تعلق ایسا ہے جو خدا کبھی نہیں بھولتا۔ اور وہ پیار کا تعلق ہے جو آپ کی دعاؤں کو تقویت بخشتا ہے۔ گویا کہ اس دوسری حالت سے جس قدر ممکن ہو اس تیسری حالت میں داخل ہو جائیں یعنی

## ہر وقت خدا کی محبت میں زندہ رہنا سیکھ لیں۔

ہر وقت آپ کی نگاہ اس بات پر لگی رہے کہ میں کس طرح اپنے آقا کو خوش کردوں۔ مجھے اس کی ضرورت ہو یا نہ ہو مَیں اپنے آپ کو ایسی حالت میں پاؤں کہ گویا میں اس کی ضرورتوں کی تلاش میں ہوں۔ اس مقام کو قرآن کریم ابراہیمی مقام کہتا ہے۔ یہی مقام جب ترقی کرتا ہے تو محمدیت کے مقام پر فائز ہو جاتا ہے۔ اس سے اوپر پھر کوئی مقام نہیں ہے۔

پس سب سے اعلیٰ نسخہ یہی ہے کہ آپ محبت پر بناء کرنے والا تقویٰ حاصل کریں۔ اللہ تعالےٰ سے پیار کریں اور اس کے وفادار بندے بنیں۔ تقویٰ کا سودا تو حاصل کا سودا ہے۔ اس میں گھاٹے کا کوئی پہلو ہے ہی نہیں۔ آپ بغیر ضرورت کے خدا کے دین اور خدا کے بندوں کی ضرورتوں کو تلاش کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کی ہر ضرورت آپ کے دُعا کے لئے

ہونٹ کھلنے سے پہلے پوری کر دے گا۔ پس تقویٰ کی زادِ راہ اگر پہلے لیکر نہیں چلے تھے تو اب یہ تھیلی پکڑ لیں۔ یہ کبھی نہ ختم ہونے والی تھیلی ہے یہ دنیا کے رزق سے بھی تعلق رکھتی ہے اور روحانیت کے آسمانی رزق سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ تبلیغ کیلئے میں آپ کو توجہ دلاتا ہوں۔ تبلیغ کے لئے بھی سب سے زیادہ ضروری تقویٰ ہے۔

فرمایا۔ اس سوسائٹی میں جس میں آپ نے خدا کی طرف بلانا ہے جہاں تک عقل کا تعلق ہے ان کی عقلیں آپ سے کسی حالت میں کم نہیں۔ بلکہ عقل کے سفر میں یہ آپ سے اتنا آگے بڑھ چکے ہیں کہ بعض حالتوں میں سینکڑوں سالوں کا فاصلہ آپ کو دے گئے ہیں۔ ان کی صناعی۔ ان کا سائنس کے ہر شعبے کا علم اتنا تیزی سے آگے آگے بھاگ رہا ہے کہ مشرق سے آنے والے اپنی قوت سے بھی ان کی پیروی کریں تو ان کے کندھے کے ساتھ کندھا ملانے کی طاقت نہیں پاتے۔ پیچھے پیچھے آئیں گے اس لئے اس میدان میں آپ ان کو کچھ بھی نہیں سکھا سکتے۔ آپ تو بھکاری بن کے آئے تھے بھکاری بن کے رہیں گے۔ دولت کے نہیں تو علم کے بھکاری بنیں رہیں گے۔ اور ان سے سیکھے بغیر آپ کی ہی نہیں۔ سارے مشرق کی حالت نہیں بدل سکتی یہ بہت بڑا فاصلہ دے چکے ہیں۔

## ہاں ایک میدان خالی ہے

وہ تقویٰ اور محبت الٰہی کا میدان ہے۔ علم کی بجائے یہ ان کو عطا کریں۔ اور یہ اتنا بڑا احسان ہوگا کہ اگر سارے جہان کی دولتیں بھی آپ کے قدموں میں ڈال دیں تب بھی یہ احسان نہیں اُترے گا۔ کیونکہ مخلوق کے بدلے آپ خالق ان کو دے رہے ہوں گے۔ مادیت کے بدلے آپ ان کو روحانیت عطا کر رہے ہوں گے لیکن اگر آپ خدا والے ہوں گے تو پھر آپ کی بات کا ان پر اثر ہوگا خالی منطق کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔

پس اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کریں کہ ان کو آپ کے اندر بسنے والا خدا نظر آئے اس لئے ہر احمدی کو اپنی ذات میں خدا کی محبت کا زادِ راہ داخل کرنا ہوگا اور اگر یہ آپ کر کے دکھائیں تو دیکھیں کتنی حیرت انگیز اور کتنی تیزی کے ساتھ تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ احمدیت کی اگلی صدی سر پہ آئی کھڑی ہے۔ بمشکل دو سال بلکہ دو سال سے بھی کم عرصہ باقی ہے۔ اس عرصہ میں آپ نے کم سے کم ایک ہزار جرمن خدا کے حضور تحفے کے طور پر پیش کرنا ہے۔

یہ کوئی معمولی کام تو نہیں ہے۔ لیکن اگر آپ خدا کی محبت کا زادِ راہ لے کر چلیں گے تو بالکل معمولی کام ہو جائے گا۔ پس ایک لمحہ زندگی کا اس فیصلے کیلئے صرف کر دیں کہ اے خدا میں تیرا ہونا چاہتا ہوں۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ بہت کمزور ہوں مجھ میں بہت خامیاں ہیں ہو سکتا ہے بعد میں بھی مجھ سے کمزوریاں سرزد ہوں۔ مگر اے خدا مجھے اپنا بنائے رکھنا۔ کبھی مایوس نہ کرنا ہمت اور تقویٰ عطا کرنا کہ اگر تو میرے سوالوں کو ردّ بھی کرے۔ تب بھی میں تجھ سے اسی طرح محبت کرتا رہوں اور کبھی تجھ سے بے وفائی کا خیال دل میں نہ لاؤں۔

خدا کرے کہ ہم اس سبق کو اپنے دلوں میں جاگزیں کر لیں۔ اللہ کرے کہ اس کی توفیق عطا ہو اور خدا کرے کہ جتنی توقعات آپ سے میں اس ملک میں ایک عظیم الشان انقلاب کے لئے وابستہ رکھتا ہوں اس سے بہت زیادہ توقعات آپ کو خدا تعالیٰ پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: (قسط دوم)

سے رسیوں سے باندھا جا چکا ہے تو یہ دلیل بھی غلط استعمال ہونے لگ گئی ہے۔ اسی طرح ایک نبی کی صداقت کی دلیل یہ ہوتی ہے کہ اس کی سابقہ زندگی اتنی شاندار ہوتی ہے کہ ہر قسم کے حالات میں سے گذرنے کے باوجود لوگ اس کی زندگی کو بالکل بے عیب پاتے ہیں اِرد گرد کے لوگ اُسے ٹٹولتے ہیں۔ ایسے حالات اس پر گذرتے ہیں جب جھوٹ کے بغیر اسکی نجات کی کوئی صورت نہیں ہوتی مگر پھر بھی وہ جھوٹ نہیں بولتا اور لوگوں پر واضح ہو جاتا ہے کہ یہ شخص نیک اور راستباز انسان ہے لیکن عام آدمیوں کی زندگیاں نمایاں نہیں ہوتیں۔ بیسیوں چور ہوتے ہیں لیکن لوگوں کو معلوم نہیں ہوتا کہ وہ چور ہیں۔ بیسیوں جھوٹے ہوتے ہیں مگر چونکہ انکے حالات لوگوں کے سامنے نہیں آتے۔ اس لئے وہ مخفی رہتے ہیں۔ پس یہ آیت صرف انبیاء ہی اپنے اوپر چسپاں کر سکتے ہیں وہ لوگوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ تم نے ہماری زندگیوں کو دیکھا۔ تم نے یہی دیکھا کہ ہم جھوٹ بولنے والے نہیں۔

پس جب ہم انسانوں پر جھوٹ نہیں بولتے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم خدا پر جھوٹ بولنے لگ جائیں۔

مغربی جرمنی کے بارہویں جلسہ سالانہ کے موقع پر

# سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا ورود مسعود

مرتبہ: خالد رشید رانا آف کولون

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کے بارہویں جلسہ سالانہ کے موقع پر ازراہِ شفقت مؤرخہ ۱۷ اپریل ۸۷ء بروز جمعۃ المبارک بلجیئم سے مغربی جرمنی تشریف لائے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے مختصر قیام کے دوران پُر معارف خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور جلسہ کا افتتاح فرمایا۔

## ناصر باغ (GROß GERAU) میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد اور استقبال

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بلجیئم سے بذریعہ کار جب مغربی جرمنی تشریف لائے تو حضور اقدس کے استقبال کیلئے مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت مغربی جرمنی مکرم عبدالرحیم احمد صاحب جنرل سیکرٹری اور مکرم مظفر غازی صاحب ناصر باغ سے باہر BAD COMBERG کے RAST_ STÄTTE پر حاضر تھے۔ حضور نے انہیں مصافحہ و معانقہ کا شرف بخشا BAD CAMBERG سے ناصر باغ تک امیر صاحب کو حضور اقدس ایدہ اللہ کیساتھ گاڑی میں بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ادھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری کا وقت جوں جوں قریب آتا گیا ناصر باغ میں مغربی جرمنی کے کونے کونے سے آئے ہوئے احمدیوں کے چہروں پر اپنے آقا کے دیدار کی خوشی میں ایک عجیب رونق دکھائی دینے لگی۔

ٹھیک گیارہ بجکر باون منٹ پر جونہی حضور اقدس کی کار ناصر باغ میں داخل ہوئی تو احباب جماعت نے بڑے ہی ادب اور وقار کے ساتھ حضور اقدس ایدہ اللہ کو اَھْلاً وَّسَھْلاً وَّمَرْحَبًا کہا اور فضا نعرہ تکبیر اللہ اکبر۔ حضرت خاتم الانبیاء زندہ باد — مرزا غلام احمد کی جے کے نعروں سے گونجنے لگی۔ جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کار سے باہر تشریف لائے تو حضور نے تمام احباب جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا چند منٹ محترم امیر صاحب اور افسر جلسہ سالانہ چوہدری مقصود احمد صاحب سے گفتگو فرمانے کے بعد اندر تشریف لے گئے۔ پھر تھوڑی ہی دیر بعد جلسہ کے انتظامات کا جائزہ لینے کیلئے تشریف لے گئے سب سے پہلے حضور اقدس پنڈال میں تشریف لاتے۔ اس کے بعد حضور نے مختلف شعبہ جات کے انتظامات کا جائزہ لیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ غیر از جماعت غیر پاکستانی اور جرمن احباب کی طعام گاہ میں بھی تشریف لے گئے اُن سے کھانے کے تسلی بخش ہونے کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اور انتظامیہ کو ہدایات دیں۔ پھر حضور جلسہ گاہ خواتین کے معائنے کیلئے تشریف لے گئے۔

حضور اقدس کے قافلہ میں مکرم ہادی علی صاحب چوہدری — پرائیویٹ سیکرٹری مکرم میجر محمود احمد صاحب۔ مکرم مبارک احمد صاحب ساقی، مکرم عبدالرشید صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا سفیر احمد صاحب اور مکرم مالک خالد صاحب شامل تھے۔

تقریباً ایک بجکر بیس منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کھانا تناول فرمایا۔ ارکان قافلہ کے علاوہ مکرم نعمان صاحب NEWMAN (جو انگلستان سے تشریف لائے تھے) مکرم امیر صاحب جماعت مغربی جرمنی مبلغین سلسلہ مقیم جرمنی اور ممبران نیشنل مجلس عاملہ مغربی جرمنی کو حضور اقدس کے ساتھ کھانا کھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

## خطبہ جمعہ

ٹھیک دو بجے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ میں تشریف لائے جلسہ کے مہمانوں سے پنڈال بھرا ہوا تھا بلکہ پنڈال سے باہر بھی لوگ کافی تعداد میں نماز جمعہ کیلئے بیٹھے ہوئے تھے۔ خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے سے قبل حضور نے فرمایا کہ نماز جمعہ کے لئے جب امام آتا ہے تو اس کے استقبال کیلئے نہ ہی کھڑے ہوتے ہیں اور نہ ہی نعرے لگاتے ہیں۔ اس کے بعد حضور اقدس نے تقریباً ۸۰ منٹ خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ پڑھائی۔

نماز جمعہ کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی جس میں تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد فضا نعروں سے گونج اٹھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نعرے کسی ترتیب سے لگائیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

نے خود چند نعرے لگائے جب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ نعرہ لگایا "اسیران راہِ مولیٰ زندہ باد" تو ساتھ ہی حضور کی آواز بھرّا گئی اور حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب دُعا کرلیں۔

دعا کے بعد حضور اقدس نے جلسہ کی کاروائی کو جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہہ کر حضور اقدس پنڈال سے تشریف لے گئے۔

ساڑھے چار بجے حضور اقدس نیشنل مجلس عاملہ کے اجلاس میں تشریف لے گئے جو پانچ بج کر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔ پھر حضور جرمن اور غیر پاکستانی مہمانوں میں تشریف لائے۔ اس میٹنگ میں ۱۱۰ احباب شامل تھے جن میں اکثریت جرمنوں کی تھی۔

## بیعتیں

جرمن و غیر پاکستانی مہمانوں کے ساتھ میٹنگ میں پانچ جرمن و عرب احباب حضور اقدس کے دستِ مبارک پر بیعت کرکے عالمگیر جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ یہ ایک عجیب نظارہ تھا۔ جب حضور کلمۂ شہادت اور بیعت کے الفاظ دہرا رہے تھے تو تمام حاضرین حضور اقدس کی اتباع میں ان الفاظ کو دوہرا رہے تھے

بیعتوں کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا ایک جرمن خاتون نے حضور اقدس سے کئی سوالات کئے۔ حضور اقدس نے سب سوالوں کا بڑا تسلی بخش جواب عنایت فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور نے ایک نو احمدی جرمن خاتون کا نام "جمیل" رکھا اور اس کو جمیل کے معنے سمجھائے۔ اس دوران حضور اقدس نے فرمایا کہ پروگرام کے مطابق مجھے یہاں صرف پانچ بجے تک رہنا تھا لیکن میں آپ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ وقت دینے کا خواہش مند بھی تھا۔ سات بجکر پانچ منٹ پر یہ میٹنگ ختم ہوئی تو حضور زنانہ جلسہ گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔

اس طرح ساڑھے سات بجے حضور اقدس کا قافلہ ناصر باغ گروس گیراؤ سے ہالینڈ کیلئے روانہ ہوگیا۔ محترم امیر صاحب، محترم نائب امیر صاحب اور جنرل سیکرٹری صاحب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی مشایعت کیلئے (RASTSTÄTTE MEDENBACH) تک ساتھ گئے۔

اس طرح ہمارے پیارے آقا بہت ہی مختصر اور بابرکت دورۂ مغربی جرمنی کے بعد ہمارے ایمانوں کو ایک نئی روح و تازگی اور ولولہ عطا کرکے کے بعد جرمنی سے رخصت ہوتے۔ فی امان اللہ۔

اے خدا! تو ہمارے پیارے امام کا ہر لمحہ ہر آن حامی و ناصر رہنا۔

بقیہ صفحہ ۱۳ سے آگے

### یوم خلافت

رکھتا ہے اور اُسکے رنگ میں رنگین ہوتا ہے اس کی پیروی اسی طرح لازم ہے جیسے نبی کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

علیکم بسنّتی وسنّۃ الخلفاء الراشدین المھدیین

کہ تم پر جہاں میری سنّت اور طریقوں کے مطابق عمل کرنا اور چلنا ضروری ہے وہاں میرے خلفاء جو خدا تعالےٰ سے ہدایت یافتہ ہوں گے ان کی سنّت اور طریقوں کی پابندی بھی لازمی ہے۔

پس جبکہ یہ ایک خدائی نظام ہے ہم سب افراد جماعت کا فرض ہے کہ نظام خلافت کی حفاظت، اس کی ترقی اور استحکام کیلئے ہر وقت کوشاں رہیں اور خلیفۂ وقت کے ہر حکم پر لبیک کہنا اپنا فرض اوّلین سمجھیں اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں خلافت کے بابرکت نظام سے کامل وابستگی اور اسکی برکات سے کماحقہٗ مستفیض ہونے کی ہمیشہ توفیق عطا فرماتے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ اللّٰھم آمین

اللہ ہمیشہ ہی خلافت رہے قائم
یہ فضل ترا تابقیامت رہے قائم
ہر دور میں یہ نور نبوت رہے قائم
احمد کی جماعت میں یہ نعمت رہے قائم

---

## عید مبارک

محترم امیر صاحب جماعت جرمنی، نائب امیر صاحب، نیشنل مجلس عاملہ اور ادارہ اخبار احمدیہ کیطرف سے جملہ احباب جماعت کی خدمت میں دلی طور پر عید مبارک۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کی فتح اور غلبہ کی حقیقی عید نصیب فرمائے آمین اللھم آمین

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

# قدرتِ ثانیہ دائمی ہے

## جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا

"یہ خدا تعالیٰ کی سُنت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہے ہمیشہ اِس سُنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسُولوں کی مدد کرتا ہے ......... اور جس راستبازی کو وہ دُنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دُوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں .........

......... جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہوا .........

..... سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سُنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ اپنی قدیم سُنت کو ترک کر دیوے ....... تمہارے لئے دُوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دُوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن جب مَیں جاؤں گا تو پھر خدا اُس دُوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔" (الوصیّۃ)

# یومِ خلافت

۲۷ مئی

از:۔ فضل الرحمٰن انور ہمبرگ

اللہ کی اِک نعمتِ عظمیٰ ہے خلافت مومن کے لئے عروۃ الوثقیٰ ہے خلافت

ہر سال ۲۷ مئی کو ہم یوم خلافت مناتے ہیں۔ یہ دن تاریخ احمدیت میں اس وجہ سے غیر معمولی عظمت اور اہمیت رکھتا ہے کہ اس روز اللہ نے اپنے برگزیدہ مامور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل جماعت احمدیہ کو خلافت علیٰ منہاج نبوت کے اس عظیم الشان آسمانی انعام سے سرفراز فرمایا جسکی نسبت اُس نے قرآن مجید میں آج سے ۱۴۰۰ سال قبل سورۃ النور میں یہ وعدہ فرما رکھا تھا کہ:۔

"اللہ تعالےٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں اسی طرح خلیفہ بنائے گا جس طرح اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا اور جو دین اس نے اُنکے لئے پسند کیا ہے اُسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور (خلافت کی اس آسمانی نعمت کے ذریعہ) اُنکے خوف کی حالت کو امن کی حالت میں بدل دے گا۔"

پس ۲۷ مئی کا دن جماعت میں اس لئے منایا جاتا ہے کہ وہ انعام جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر نازل فرمایا ہے اُسکی شکر گزاری کریں اور جو برکات اور ترقیات جماعت کو خلافت سے وابستہ رہنے کی صورت میں حاصل ہوئیں اُن کا ذکر افرادِ جماعت کے سامنے کرتے رہیں۔

خلافت کے لغوی معنی کسی دوسرے کا جانشین یا نائب ہوتا ہے اور اصطلاحی معنوں میں خلیفہ سے مراد وہ شخص ہے جو کسی نبی یا خلیفہ کی وفات کے بعد جماعت کی نگرانی اور اُسکی قیادت کے فرائض انجام دے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔"

شہادۃ القرآن صـ۵۷

سیدالانبیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خلافت کی اہمیت کے ضمن میں فرماتے ہیں:۔

ماکانت نبوّۃ قط اِلّا تبعتها خلافة

(کنزالعمال جلد ۶ صـ۱۰۹)

کہ دنیا میں کوئی بھی نبوت ایسی نہیں ہوتی جس کے بعد خدا تعالےٰ نے خلافت کا سلسلہ قائم نہ کیا ہو۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"چونکہ کسی انسان کیلئے دائمی طور پر بقا نہیں لہذا خدا تعالےٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کیلئے تاقیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالےٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔" (شہادۃ القرآن صـ۵۸)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"خلافت اسلام کے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے اور اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا جبتک خلافت نہ ہو ہمیشہ خلفاء کے ذریعہ اسلام نے ترقی کی ہے اور آئندہ بھی اسی طرح ترقی کرے گا اور ہمیشہ خدا تعالےٰ ہی خلفاء مقرر کرتا رہا ہے اور آئندہ بھی خدا تعالےٰ ہی خلفاء مقرر کرے گا۔" (درس القرآن از حضرت مصلح موعود صـ۷۲)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے نبوت کو قدرت اولیٰ اور خلافت کو قدرت ثانیہ فرمایا ہے۔ قدرتِ اولیٰ یعنی نبوت میں خدا تعالےٰ نبی کو ایسے وقت میں وفات دیتا ہے کہ جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی ٹھٹھے کا موقعہ دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے جو خلافت کی صورت میں ہوتا ہے۔

خلافت کی ایک بڑی غرض قوم کو افتراق سے محفوظ رکھنا اور جماعتی قوتوں کو اشاعتِ دین کیلئے صحیح رنگ میں بروئے کار لانا ہے۔

پس خلیفۂ وقت جو نبی کا جانشین ہوتا ہے اس کے کمالات کو اپنے اندر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کا احباب جماعت کے نام پیغام*

سب احباب کو محبت بھرا اسلام

خصوصاً اس بات سے کہ نئے جرمن احمدی اپنا ایک نیا تشخص قائم کر رہے ہیں اور اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ رہے ہیں۔ مجھے جرمن کا مستقبل بہت روشن دکھائی دیتا ہے۔ اور میں اُمید کرتا ہوں کہ سارے مرد اور عورتیں دعوت الی اللہ کے کام میں مصروف ہو جائیں گے اور جماعتی کاموں میں بھرپور حصّہ لیں گے۔ اور اپنے ارد گرد لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے پر آمادہ کریں گے۔ یہ جرمنی کی بہتری میں بہت اہم قدم ہے۔ اور میں اُمید کرتا ہوں جلد ہی جرمنی کو اسلام کے رنگ میں رنگین کر لیں گے۔ میرے کل کے جرمنی کے مختصر دورے نے مجھے زیادہ یقین دہانی کروائی ہے۔ کہ انشاءاللہ عظیم جرمن قوم تمام یورپ کی تمام پہلوؤں سے ان کی قیادت کرے گی۔ گو کہ جرمن قوم عیسائیت قبول کرنے میں سب سے آخر میں تھی لیکن انشاءاللہ اسلام قبول کرنے میں سب سے پہلے ہوگی۔

اسی طرح عربوں۔ افریقن (غانین) امریکن اور ٹرکش لوگوں کو دیکھ کر بھی اُن میں مجھے اسلام کی خدمت اور اسلام کے وقف کیلئے زبردست روح دکھائی دی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل فرماتے اور آپ کو مضبوط سے مضبوط تر بناتا چلا جائے۔

اسی طرح تمام ان لوگوں کو میرا محبت بھرا اسلام پہنچا دیں جنہوں نے کل میرے ہاتھ پر احمدیت قبول کی۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنے خاص الخاص فضل نازل فرمائے۔

بالآخر میرا محبت بھرا اسلام جماعت کے تمام ان مردوں، عورتوں اور بچوں کو پہنچا دیں جو اس جلسہ میں شامل ہوئے کیونکہ وہ تمام احمدیت اور اسلام کے سچے خادم ہیں۔ اُن کے چہروں پر میں نے اسلام کیلئے عظمت اور محبت دیکھی ہے۔ انشاءاللہ وہ جرمنی میں اسلام کو داخل کرنے کے لئے ایک فوج کا کام کریں گے۔ تمام احبابِ جماعت کو میرا محبت بھرا اسلام۔ اللہ تعالیٰ آپ کا ہر لمحہ اور ہر آن حافظ و ناصر ہو۔

والسلام

(خلیفۃ المسیح الرابع)

* یہ ایمان افروز پیغام بذریعہ ٹیلیفون موصول ہوا اور محترم امیر صاحب نے جلسہ سالانہ کے موقع پر آخری روز اپنے خطاب میں پڑھ کر سنایا (ادارہ)

# عید الفطر کے موقع پر حضور ایدہ اللہ کا احباب جماعت کے نام پیغام

پیارے احمدی بھائیو، بہنو اور بچو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ آپ سب کو یہ عیدِ سعید ہر لحاظ سے مبارک کرے اور اس مقدّس دن کے ساتھ خدا تعالیٰ کے نزدیک جو بھی خوشیاں وابستہ ہیں وہ سب آپ کو نصیب ہوں۔ دنیاوی لحاظ سے بھی آپ پھولیں اور پھَلیں اور دینی لحاظ سے بھی آپ پھولیں اور پھلیں اور اسلام کا نور سب دنیا میں پھیلائیں تاکہ وہ ہمیشہ رہنے والی عید ہمیں جلد نصیب ہو جو فتحِ اسلام کی عید ہے۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

اس عید کے موقعہ پر جو پیغام میں نے احباب جماعت پاکستان اور بنگلہ دیش کو بھجوایا ہے۔ وہ آپ کو بھی بھجوا رہا ہوں۔ اِس پیغام عید میں آپ بھی شریک ہیں۔

والسلام

(خلیفۃ المسیح الرابع)

پیارے برادرم مکرم - - - - - - -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مہربانی فرما کر جملہ جماعتوں تک میرا یہ عید کا پیغام پہنچا دیں۔

"اللہ کی وحدانیت کے اقرار اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کے جرم میں دردناک مظالم کی چکّی میں پیسے جانے والے احمدی بھائیوں اور بہنوں اور بچوں کو محبت بھرا سلام اور عید مبارک۔

اُنکو بھی جو راہِ مولا میں شہید ہوئے اور عنداللہ زندہ ہیں اور اُنکو بھی جو انکی پیار بھری یادیں لیے جی رہے ہیں اُنکو بھی جو راہِ مولا پر قدم مارنے کے جرم میں پابندِ سلاسل ہیں اور اُن کو بھی جو بظاہر آزاد ہیں لیکن آزادی کے عزیز ترین بنیادی حقوق سے محروم کر دیئے گئے ہیں اُنکو بھی جو جَور و ستم کا براہ راست نشانہ بنے اور اُنکو بھی جن کی زندگی اپنے مظلوم بھائیوں کی یاد میں ایک دردِ پیہم بن گئی ہے اُنکو بھی میرا محبت بھرا سلام اور عید مبارک کا تحفہ پہنچے "مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ" یعنی جنہوں نے اپنے خدا سے باندھے ہوئے پیمانِ وفا کو سچّا ثابت کر دکھایا ہے اور اُن کو بھی "مَنْ يَّنْتَظِرُ" یعنی وہ جو ابھی انتظار میں ہیں۔

اے مہجورو اور صبر و رضا کے مجسّمو! اے ثباتِ قدم دکھانے والو جو وفا کے پیکر ہو۔ یہ عید تمہاری عید ہے۔ ہر آن تمہیں فرشتوں کی حفاظت کا پہرہ میسّر ہو۔ ہر لمحہ اور ہر قدم رحمتِ باری کا سایہ تمہارے سروں پر چھایا رہے۔ آسمان سے اللہ کی رضا کا مائدہ لامتناہی انعام لے کر تم پر نازل ہو جو تمہارے لئے بھی عید ہو اور آخرین کے لئے بھی۔ یقین رکھو کہ یہ زخم تمہارے سینوں کے بن جائیں گے رشکِ چمن اک دن۔ تم میرے یار کو آنے دو۔

خدا حافظ و ناصر

والسلام

(خلیفۃ المسیح الرابع)

## مغربی جرمنی کا بارہواں جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگیا

# جلسہ سالانہ کا افتتاح حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبہ جمعہ سے ہوا جو ایک روح پرور خطاب تھا

مرتبہ: خالد رشید رانا آف کولون

جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کا سالانہ جلسہ جس میں تقریباً ساڑھے تین ہزار افراد جماعت نے شرکت کی۔ مؤرخہ ۱۷ اپریل ۸۷ء بروز جمعۃ المبارک کو دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے روح پرور ماحول میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے بصیرت افروز افتتاحی خطاب (خطبہ جمعہ) اور پُر سوز اجتماعی دُعا سے شروع ہو کر ۱۹ اپریل کی شام کو نہایت کامیابی سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگیا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

## جلسہ کے انتظامات و تیاری

اس مرتبہ جلسہ سالانہ کے انتظامات کیلئے ایک مستقل کمیٹی کا قیام عمل میں آیا چنانچہ مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ کی زیرِ نگرانی ایک انتظامیہ کمیٹی تشکیل دی جس میں پچیس ۲۵ شعبہ جات قائم کئے گئے۔ مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ نے اپنے نائبین مکرم سعید الدین صاحب، مکرم فلاح الدین خانصاحب اور منتظمین کے ساتھ باہمی صلاح و مشورہ کے بعد سالانہ جلسہ کے جملہ انتظامات کو آخری شکل دی۔

**وقارِ عمل۔** امسال ہنڈال کو نہایت خوبصورت اور پائیدار بنایا گروس گیراؤ (GROB GERAU) کردم سٹڈٹ، نوئے ہائم (CRUM STADT, NEUHEIM) ۔ جماعت نے یکم اپریل سے ۱۶ اپریل تک شب و روز وقارِ عمل کر کے ہنڈال اور سٹیج کو نہایت خوبصورت طریقے پر سجایا۔ انہوں نے سیمنٹ کی ٹائلوں سے جلسہ گاہ کا فرش تیار کیا جس پر سبز رنگ کا خوبصورت کارپٹ بچھایا گیا۔

**شعبہ ضیافت۔** شعبہ ضیافت کے منتظمین نے اس دفعہ مہمانوں کی ضیافت کے طریق کار میں تبدیلی کی چنانچہ مہمانوں کو کھانا کھلانے میں دقت پیش نہ آئی بلکہ اس نئے طریق کار کی وجہ سے سارے مہمان کم سے کم وقت میں بڑے منظم طریقے سے کھانا کھاتے رہے۔

اس طرح شعبہ ٹرانسپورٹ، شعبہ بازار، شعبہ رہائش، شعبہ فوٹو گرافی، شعبہ آڈیو وڈیو، شعبہ غیر پاکستانی مہمانوں کے منتظمین نے بڑی محنت اور لگن کے ساتھ اپنے اپنے شعبہ میں کام کیا۔

## افتتاح و دعا

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے وقت کی کمی کی وجہ سے اپنے خطبہ جمعہ کو ہی جلسہ کا افتتاح قرار فرمایا لیکن ساتھ ہی حضور اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ نے از راہ شفقت اپنے مختصر دورہ میں انتہائی مصروفیات کے باوجود جلسہ کے آغاز میں بھی تشریف فرما ہوئے۔ تلاوتِ قرآن کریم و نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے پُر سوز افتتاحی دعا کروائی۔

افتتاحی دُعا کے بعد جو اجلاس شروع ہوا اس میں ہستی باری تعالیٰ کے موضوعات شامل تھے

مؤرخہ ۱۸ اپریل کا پہلا اجلاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالاتِ زندگی اور آپ کی قائم کردہ عالمگیر جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ دُنیا پر حقیقی اسلام کے غلبہ کے موضوعات پر مبنی تھا۔ اس روز کا دوسرا اجلاس دو حصوں پر منقسم تھا پہلا حصہ جرمن تقاریر کیلئے مخصوص تھا جس میں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعتِ احمدیہ مغربی جرمنی مکرم بشیر الدین صاحب شیڈو اور مکرم ہدایت اللہ صاحب ہیوبش نے بڑی مہارت اور کمال خوبی سے اسلام اور احمدیت کا نقشہ سامعین کے سامنے پیش کیا۔

اس اجلاس کا دوسرا حصہ سیرت النبی کے لئے مخصوص تھا۔ اسمیں مقررین نے حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ سرور کونین خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال کر ثابت کیا کہ اس زمانہ میں احمدیوں سے بڑھکر کوئی نہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاکیزہ اور سچی تعلیم کے صحیح پیروکار ہوں۔ انہوں نے ثابت کیا کہ اس وقت ساری دنیا میں اسلام کو پھیلانے کیلئے صرف یہی ایک جماعت ہے جو دنیا کے سامنے حقیقی اسلام کی تصویر پیش کرتی ہے۔

آخری دن کے پہلے اجلاس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کسرِ صلیب کے موضوع پر مکرم تنویر احمد صاحب آف کولون نے تقریر کی جس میں انہوں نے ثابت کیا کہ مسیح موعودؑ کا کام اس زمانہ میں اکر لکڑی اور لوہے کی کروڑھا صلیبوں کو توڑنا نہیں بلکہ قلم کے جہاد سے عیسائیت کا مقابلہ کر کے اسلام کو غالب کرنا ہے۔ اسی طرح دوسری تقریر مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب کی تھی اُن کا موضوع "حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں" تھا۔ تیسری اور چوتھی تقریر بالترتیب تربیت نفس اور حقوق العباد کے موضوعات پر مبنی تھیں۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم عبدالباسط صاحب طارق مبلغ انچارج ہیمبرگ مشن کی تھی۔ جس میں اُنہوں نے صد سالہ جوبلی کی تحریکات کے بارہ میں پہلے جرمن زبان میں پھر اردو زبان میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

**غیر از جماعت پاکستانیوں کے ساتھ میٹنگ** ۔ جلسہ سالانہ کا ساتواں اور آخری اجلاس شروع ہونے سے قبل غیر از جماعت احباب کی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں نہایت ہی دلچسپ سوال و جواب کی محفل جمی۔ مکرم لئیق احمد صاحب منیر اور مکرم بشارت احمد محمود صاحب نے غیر از جماعت احباب کے سوالات کے ـــ جوابات دیئے۔

## اختتامی اجلاس

نماز ظہر و عصر کے بعد جلسہ کا اختتامی اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم لئیق احمد صاحب منیر مبلغ انچارج ہمبرگ مشن کی تقریر زیر موضوع "دُعا" ہوئی ـــ جس کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ مغربی جرمنی نے خطاب فرمایا۔

محترم امیر صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جرمنی میں ہزاروں احمدی جنہیں اللہ نے کثیر فارغ وقت بھی عطا فرمایا ہے اس میں اللہ کی خاص مصلحت ہے اور اس فارغ وقت کی قدر کریں اور جماعتی کاموں میں صرف کریں اور جرمنی میں اسلام پھیلانے کا موجب بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپکو توفیق دے ۔ آمین ۔

امیر صاحب نے فرمایا حضور کی تشریف آوری پر تین ہزار تین صد مہمان آگئے اگر حضور سردیوں میں آئیں تو اتنے مہمانوں کا ـــ سردیوں میں ہم کہاں انتظام کریں گے۔ اور یہ ضروریات ہمیں بہت جلد پیش آنے والی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی مالی جہاد پر بہت زور دیا ہے۔ پاکستان میں احمدیوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے امیر صاحب نے فرمایا کہ پاکستان میں ـــ ہمارے احمدی بھائی جانوں کی قربانی دے رہے ہیں وہ لوگ یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کو ان کے جسموں سے علیحدہ کیا جا سکے۔ اگر کلمہ اُن کے کپڑوں پر سے نوچ لیا جاتا ہے تو وہ اس کلمہ کو اپنے جسموں پر لکھ لیتے ہیں۔ پاکستان میں احمدیوں پر مظالم ڈھائے جانے کا ذکر امیر صاحب اس انداز سے کر رہے تھے کہ سخت سے سخت دل والا بھی آنسو بہائے بغیر نہ رہ سکا۔ سامعین میں سے تو بعض کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ جنرل سیکرٹری عبدالرحیم احمد صاحب حسب معمول امیر صاحب کی تقریر کا ساتھ ساتھ اردو ترجمہ کیا

ان کے بعد اختتامی تقریر مہمانِ خصوصی مسٹر نعمان نیومین کی تھی اُنہوں نے ـــ اپنی تقریر کا آغاز اپنے مختصر تعارف سے کیا۔ پھر اُنہوں نے دلائل کے ساتھ وفاتِ مسیح کو ثابت کیا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ایک سو بیس سال کی طبعی عمر پا کر فوت ہوئے اور کشمیر میں دفن ہوئے۔

اُنہوں نے اسلام کو قبول کر کے احمدیت میں شامل ہونے کے واقعات بھی بیان فرمائے۔ علاوہ ازیں صداقتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور صداقتِ اسلام کے بارہ میں تفصیلاً اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

آخر میں اُنہوں ہی نے پر سوز دُعا کرائی اور جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک

**ولادت:** محترم رفیق احمد صاحب آف Lubeck کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 15.3.87 کو بچی عطا فرمائی ہے نومولودہ کا نام عتیقہ رفیق تجویز کیا گیا ہے۔ احبابِ جماعت بچی کی درازیٔ عمر اور نیک خادمہ دین بننے کیلئے دعا کریں

## جلسہ سالانہ انگلستان 87ء

31 جولائی، یکم اگست، 2 اگست کی تاریخوں میں اسلام آباد ٹلفورڈ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ

بچوں کیلئے

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نوعمر صحابی

محترم مولانا غلام باری سیف صاحب ۔ ربوہ

پیارے بچو! آؤ آج تمہیں تمہاری عمر کے صحابہ کرامؓ کا حال سنائیں۔ بچو صحابہ اُنہیں کہتے ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہو۔ اور وہ آپؐ پر ایمان بھی لائے ہوں۔ تو ایک تو تم یہی پوچھو کہ کتنی کم عمر میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ مثلاً حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب کے بیٹے تھے انکی عمر مؤرخین نے آٹھ سے سولہ سال تک بیان کی ہے۔ جب یہ ایمان لائے اور پھر تمام مہموں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے حالانکہ انکے والد ابوطالب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمدردی اور مدد کرتے تھے لیکن ایمان آخری وقت تک نہ لائے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے آخری وقت میں کہا چچا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہہ دو۔ میں خدا کے حضور آپ کی سفارش کروں گا تو پاس ہی مکہ کے کافر سردار بیٹھے تھے۔ انہوں نے کہا۔ دیکھنا ابوطالب ایسا نہ کہنا۔ تو ابوطالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ جو پیغام لیکر آئے دل نے اُس کی تصدیق کی۔ لیکن زبان نے انکار کیا اس لئے کہ قوم دشمن نہ ہو جائے۔

تو بچو! دیکھو باوجود اس کے کہ حضرت علیؓ کے والد ایمان نہ لائے۔ سب سے کم عمر میں یعنی حضرت علیؓ ایمان لائے تھے اور پھر ہر معرکہ کفر و اسلام میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ بعض کے نزدیک جب آپ ایمان لائے آپ کی عمر آٹھ سال بعض نے دس سال کہی بعض نے پندرہ سال اور بعض نے سولہ سال بیان کی۔

اور یہ تو تمہیں یاد ہوگا کہ جس رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی ہے۔ حضورؐ دعویٰ نبوت کے بعد تیرہ سال مکہ میں رہے۔ لیکن مکہ والوں نے آپ کو وہاں رہنے نہ دیا اور بچو خدا کی سنت ہے انبیاء سے اُن کے مخالف اُن کا گھر بار چھڑواتے رہے تو ترپّن برس کی عمر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ آگئے۔ ہجرت کا مطلب ہوتا ہے "چھوڑنا"۔ اپنے باپ دادا کا وطن گھر بار چھوڑنا کوئی آسان بات تو نہیں ہوتی لیکن خدا کی خاطر اس کے پیارے یہ بھی کرتے ہیں۔

ہاں تو بچو رات مخالفوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ اور آپ کے گھر کے باہر وہ اس غرض سے پہرہ دے رہے تھے۔ لیکن خدا کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو گھر سے نکلے تو اللہ تعالیٰ نے ان سب پر نیند طاری کر دی تھی۔ اس رات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر سُلا کر آئے تھے۔ تاکہ حضرت علیؓ اُن امانتوں کو واپس کرکے آئیں جو کفار نے آپ کے پاس رکھوائی تھیں۔ وہ کفار آپ کو باوجود مخالفت کے امین سمجھتے تھے۔

(بشکریہ روزنامہ "الفضل")

---

**سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی مہمان نوازی کی بابرکت روایات۔**
**سارا رمضان یہیں رہیں!**

منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ جب میں قادیان تھا اور اوپر سے رمضان شریف آگیا۔ تو میں نے گھر آنے کا ارادہ کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ "نہیں سارا رمضان یہیں رہیں" میں نے عرض کی حضور ایک شرط ہے حضور کے سامنے کا جو کھانا ہو وہ میرے لئے آجایا کرے آپ نے فرمایا: "بہت اچھا" چنانچہ دونوں وقت حضور برابر اپنے سامنے کا کھانا مجھے بھجواتے رہے۔ دوسرے لوگوں کو بھی یہ خبر ہوگئی اور وہ مجھ سے چھین لیتے تھے یہ کھانا بہت سا ہوتا تھا کیونکہ حضورؑ بہت کم کھاتے تھے اور بیشتر حصہ سامنے سے اسی طرح اٹھا آجاتا تھا۔ سیرت المہدی حصہ سوم مرتبہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ۔ ایم اے۔

## جماعتوں کی تبلیغی مساعی

**آخن:** شہر کے بارونق علاقہ میں تبلیغی اسٹال لگایا گیا جو کہ صبح دس بجے سے دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔ شام چار بجے ایک تبلیغی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ جسمیں مختلف قومیتوں کے چھ افراد نے شرکت کی۔

**میربُش:** عرب احباب کو عربی زبان کی تبلیغی ویڈیو کیسٹ سنائی گئی۔ اس کے علاوہ انہیں لٹریچر پیش کیا گیا۔ ایک عربی نوجوان الحمدللہ بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ جو کافی Active ہیں اور تبلیغ میں کافی شوق رکھتے ہیں۔

**بورکن:** یوم تبلیغ 7 مارچ کی بجائے 15 مارچ کو منایا گیا۔ 2 جرمن فیملیز کو دعوت دی گئی اور انہیں احمدیت سے متعارف کروایا گیا۔ اسلام کے خلاف غلط تصوّرات کی انہیں وضاحت کی گئی۔

**کوبلنز:** 7 مارچ کو یوم تبلیغ بڑے جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔ گیارہ احباب نے اس پروگرام میں شرکت کی شہر کی بارونق جگہوں پر خدام نے کھڑے ہو کر لٹریچر تقسیم کیا اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا تعارف کروایا۔ اس کے علاوہ

OSNABRUCK، BOCHUM، RATINGEN، DAUN کی جماعتوں نے نہایت کامیاب یوم تبلیغ منایا۔ جرمنوں اور غیر قومیتوں کے احباب کو اپنے گھروں میں تبلیغ کیلئے بلایا اور انہیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا تعارف کروایا گیا۔

## داعیانِ اِلی اللہ کیلئے انعامات کی تجویز

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک داعی الی اللہ کی اہمیت کے پیشِ نظر مرکزی جوبلی کمیٹی کی تجویز ہے کہ جماعت کے ایسے افراد مرد و زن یا ایسی جماعتیں یا ممالک کو جو اس میدان میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کریں جوبلی کے جشن کے موقع پر اس خاص خدمت کے اعتراف کے طور پر سپیشل انعامات دیئے جائیں۔ یہ تجویز فاستبقوا الخیرات کے قرآنی حکم کی روح کے عین مطابق ہے۔ احباب جماعت کو اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے۔ مقامی جماعتیں ایسی مساعی کا جائزہ لیتی رہیں اور ایسی کارکردگی کی جو غیر معمولی نوعیت کی ہوں کی تفاصیل سے امیر صاحب مغربی جرمنی کو مطلع رکھیں۔ تاکہ وقت پر ایسے احباب کیلئے انعامات کی سفارش کی جائے۔ (سیکرٹری صد سالہ جوبلی کمیٹی جرمنی)

## انگلستان میں پرنٹنگ پریس کیلئے واقفین کی ضرورت

ایسے احمدی نوجوان! جن کو جرمن نیشنلٹی مل چکی ہے وہ اگر وقف کی روح کے ساتھ انگلستان میں جماعت کے پریس میں کام کرنے کی خواہش رکھتے ہوں وہ فوری طور پر خاکسار کو اپنے کوائف تحریر فرمائیں

نائب امیر جماعت مغربی جرمنی

## صدر صاحبان اور سیکرٹریانِ مال سے چند ضروری گذارشات

جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ ہمارا مالی سال جون میں ختم ہو رہا ہے اس لئے وہ جماعتیں جنہوں نے ابھی اپنا بجٹ پورا نہیں کیا اس طرف خصوصی توجہ دیں اور فوری طور پر ہفتہ وصولی منا کر مالی سال کے اختتام سے قبل اپنا اپنا بجٹ پورا فرمائیں۔

تحریک بیوت الحمد کی طرف بھی خصوصی توجہ دیں اور اس مد میں وصولی کر کے مشن کو مطلع کریں۔ صدقات کی رقم بھی اس مد میں دی جا سکتی ہے۔ (نیشنل سیکرٹری مال)

## رپورٹ بھجوانے والی جماعتیں

ماہ مارچ 87ء کے دوران کارگذاری کی رپورٹ بھجوانے والی جماعتوں کے نام شکریہ کیساتھ درج ذیل ہیں۔ ابھی تک اس طرف توجہ نہ کر سکنے والی جماعتوں کے عہدیداران سے گذارش ہے کہ باقاعدگی کیساتھ رپورٹ بھجوایا کریں۔ محترم امیر صاحب کی ہدایت کے مطابق آئندہ صدران کرام اپنے اپنے ریجنل مشن میں رپورٹ بھجوائیں گے جہاں سے اجتماعی صورتحال فرانکفورٹ موصول ہوگی

(جنرل سیکرٹری)

| | | |
|---|---|---|
| 1.AACHEN | 2.SOEST | 3.WEISSENHEIM |
| 4.STADE | 5.GIESSEN | 6.GOTTINGEN |
| 7.KOBLENZ | 8.NORDHOLZ | 9.RATINGEN |
| 10.KORBACH | 12.EUTIN | 13.AUERBACH |
| 14.STUTTGART | 15.MANNHEIM | 16.DAUN |
| 17.BORKEN | 18.RADEVORMWALD | |
| 19.WÜRZBURG | 20.HOF | 21.PEINE |
| 22.HASELUND | 23.TRIER | 24.BÜRSTADT |
| 25.KASSEL | 26.HEILBRONN | 27.BADNAUHEIM |

**کشتی نوح** کا مطالعہ: کتاب کشتی نوح مئی جون جولائی 87ء کیلئے خدام الاحمدیہ کیطرف سے مقرر کی گئی ہے۔

# یورپین اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ

خدا کے فضل و کرم کیساتھ ہمارا چوتھا یورپین اجتماع ۱۲، ۱۳، ۱۴، جون ۱۹۸۷ء بمقام ہالینڈ "DE PAASHEUVEL" جو مشن VIER HOUTEN NUNS PEET کے قریب واقع ہے منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ العزیز

تمام خدام و اطفال سے گذارش کی جاتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس اجتماع میں شرکت کریں۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات میں بھرپور حصہ لیں اور اپنے اسماء اپنے قائد کی معرفت نیشنل قیادت کو ارسال فرمائیں۔

اس طرح نیشنل قیادت نے خصوصی بسوں کا انتظام کیا ہے جس کا کرایہ دو طرفہ ساٹھ مارک (60.00 DM) ہے۔ اطفال جن کی عمر ۷ سال سے ۱۲ سال تک ہے اُن کا کرایہ چالیس مارک (40.00 DM) مقرر کیا گیا ہے جو خدام و اطفال بسوں پر جانا چاہتے ہوں وہ اپنے نام بمعہ کرایہ قائد مجلس کو لکھوائیں۔ بسوں کے متعلق ہر قسم کی معلومات کیلئے مندرجہ ذیل ٹیلیفون پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

06152-82745 — 069-387265

اس کے علاوہ قائدین سے گذارش ہے کہ ۳۰ رمئی تک نیشنل قیادت کو مطلع فرمائیں کہ آپ کی مجلس سے کتنے خدام و اطفال اجتماع میں شرکت کر رہے ہیں۔

1۔ تمام مجالس میں دعوتی لیٹرز ارسال کر دیئے گئے ہیں جہاں پر مجلس قائم نہیں وہاں پر اپنے صدر جماعت سے ویزا کے حصول کیلئے دعوتی لیٹر حاصل کریں۔

2۔ جو خدام سائیکل پر جانا چاہتے ہیں وہ اپنے نام نیشنل قیادت کو جلد ارسال فرمائیں تا اُن کی مناسب راہنمائی کی جائے۔

3۔ موسم کے مطابق اپنا بستر ضرور ساتھ لیکر جائیں۔

امسال اجتماع پر مجالس کو ٹینٹ لگانے کی ہدایت کی گئی ہے جسکے لئے مندرجہ ذیل چیزیں درکار ہونگی۔ ٹینٹ۔ ٹارچ لائٹ، سونے والا بیگ، پلیٹ گلاس، ٹوپی، تکیہ سوئی دھاگہ وغیرہ۔

(نیشنل قائد)

## نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی

متوقع منظوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ممبران نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی مقرر کیئے گئے ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| قائمقام | نائب نیشنل قائد | مکرم مغفور احمد صاحب |
| قائمقام | نیشنل معتمد | مکرم عبدالباسط گردیزی صاحب |
| قائمقام | ناظم تعلیم و تربیت | مکرم اسد اللہ خانصاحب |
| قائمقام | 〃 تجنید و اشاعت | مکرم عبدالقادر صاحب |
| | 〃 صحت جسمانی | مکرم عباس النور صاحب |
| قائمقام | 〃 خدمت خلق و صنعت و تجارت | مکرم عبدالوحید صاحب |
| | 〃 مال | مکرم راجہ عبدالرشید صاحب |
| | 〃 آڈیٹر و تحریک جدید | مکرم میاں انتخاب صاحب |
| | 〃 وقار عمل | مکرم اسحاق سلیمان صاحب |
| قائمقام | 〃 اصلاح و ارشاد | مکرم محمد الیاس صاحب |
| | 〃 اطفال | مکرم وسیم احمد صاحب |

(نیشنل قائد فلاح الدین خان)

## التواء

مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کا سالانہ اجتماع جو ۶، ۷، ۸ رجون ناصر باغ منعقد ہونا تھا۔ یورپین اجتماع کی وجہ سے ملتوی کر دیا گیا ہے آئندہ تاریخوں کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔

(نیشنل قائد)

## قائدین متوجہ ہوں

1۔ جو خدام جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کے لئے جا رہے ہیں اور وہاں ڈیوٹی دینا چاہتے ہیں تو اُن کے نام نیشنل قیادت کو ارسال فرمائیں (نیشنل قائد)

2۔ چوتھا یورپین اجتماع ۱۲، ۱۳، ۱۴ رجون بمقام ہالینڈ میں منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ العزیز۔ اس موقعہ پر علمی مقابلہ جات میں حصہ لینے کے خواہشمند خدام ۲۵ رمئی تک اپنے اسماء نیشنل قیادت کو ارسال فرمائیں یا اپنے ریجنل قائد سے رابطہ قائم کریں۔ (نیشنل ناظم تعلیم و تربیت)

تمام قائدین سے درخواست ہے کہ وہ دس تاریخ تک اپنی رپورٹیں مرکز میں اور نیشنل قیادت کو ارسال کر دیا کریں۔ (نیشنل معتمد)

جلسہ سالانہ 87 مغربی جرمنی کے موقع پر سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کرنے والے عرب اور جرمن احباب میں سے ایک خوش نصیب

ایک اجلاس کے دوران جرمن احمدی احباب انہماک کیساتھ کارروائی سُن رہے ہیں

ایامِ جلسہ کے دوران طعام کا ایک منظر

جلسہ سالانہ 87 مغربی جرمنی منعقدہ بمقام ناصر باغ گروس گیراؤ

اندرونِ جلسہ گاہ (مسقّف حصہ) اور بیرونِ جلسہ گاہ میں سامعین کے دو روح پرور مناظر